بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ (القرآن)
گستاخِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا شرعی حکم
قرآن و سنّت و علمائے اُمّت کی روشنی میں
مؤلفہ
شیخ القرآن مولانا غلام علی اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ
شعبۂ دار الافتاء
مرکزی دار العلوم جامعہ حنفیہ اشرف المدارس اوکاڑہ
S-1
668
7713

اشداء علی الکفار (القرآن)

الحکم الشرعی لساب النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) و شاتمہ

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ و بے ادب کا حکم

قرآن و سنت و اقوالِ علمائے امت کی روشنی میں

شیخ الاسلام والمسلمین استاذ العلماء شیخ القرآن

مولانا غلام علی اوکاڑوی رحمتہ اللہ علیہ

ناشر: شعبہ دار الافتاء مرکزی دار العلوم جامعہ حنفیہ اشرف المدارس اوکاڑہ

ترتیب

سخنہائے گفتنی

تعظیم و توقیر مصطفیٰ ﷺ

مسئلہ ہذا کے حکم شرعی سے متعلق قرآنی آیات اور اقوالِ مفسرین

احادیث مبارکہ

مفتیان سلف کی کتب سے حوالجات

اقوال آئمہ

گستاخ رسول ﷺ کے متعلق علماء دیوبند کی عبارات

مرتبہ (حافظ) غلام یاسین ناظم دارالافتاء و معین المفتی غلام دستگیر اکبری

ملنے کا پتہ: شعبہ نشر و اشاعت اشرف المدارس ملتان روڈ اوکاڑہ

حضرت قبلہ شیخ القرآن رحمتہ اللہ علیہ
کا مختصر تعارف

حضرت شیخ القرآن رحمتہ اللہ علیہ ضلع گجرات کے ایک گاؤں بہانیاں ماہ رمضان المبارک ۱۳۳۸ھ میں دینی گھرانے میں چوہدری سلطان احمد کے گھر پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم آپ نے مڈل تک جوڑا کرنانہ میں حاصل کی دینی تعلیم کیلئے قریبی گاؤں جو کہ عمر چک کے نام سے مشہور ہے وہاں تشریف لے گئے کچھ دنوں کیلئے لاہور میں درس چھوٹے میاں میں بھی داخلہ لیا (یہ درسگاہ شالامار باغ اور حضرت میاں میر کے مابین ہے) تقریباً ۱۴۔۱۵ سال کی عمر میں آپ جالندھر شہر میں چلے گئے اور جامع معقول و منقول فاضل محقق حضرت مولانا عبدالجلیل ہزاروی اور دیگر اساتذہ کرام سے موقوف علیہ کی کتب پڑھیں اور یہ بات خصوصاً قابل ذکر ہے کہ آپ کے استاذ محترم عشاء کی نماز کے بعد محلہ عالی شہر جالندھر میں درس قرآن مجید بیان فرماتے تو آپ ان کیساتھ درس قرآن سننے کیلئے روز جایا کرتے تھے اسی بناپر آپ کو اللہ تعالیٰ نے وہ ملکہ عطا فرمایا کہ قرآن کریم کی مشہور تفاسیر ملاحظہ فرماتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی بفرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللّٰہ بہ خیرا یفقہ فی الدین۔ آپ کو وہ استعداد عطا فرمائی کہ علمائے اہل سنت نے آپ کو شیخ القرآن کا لقب دیا۔ ۱۹۳۹ء میں آپ نے حزب الاحناف لاہور سے سندِ فراغت حاصل فرمائی عرصہ دو برس تک ہوشیار پور میں آپ نے خطابت کے فرائض سرانجام دیئے بعد ازاں اپنے ضلع گجرات کے قصبہ گوھڑی میں دینی خدمات کیلئے تشریف لے گئے ۱۹۴۹ء تک آپ کا قیام گوھڑی ہی میں رہا اسی دوران بدمذہبوں سے کئی مناظرے بھی ہوئے جن میں اللہ تعالیٰ نے اہل سنت و جماعت کو فتح و نصرت عطا فرمائی بعد میں اہل اوکاڑہ کے پرزور اصرار پر آپ نے 1954ء فروری میں اہل سنت و جماعت کی مرکزی درسگاہ دارالعلوم جامعہ حنفیہ اشرف المدارس اوکاڑہ کا سنگ بنیاد رکھا اور اپنے آپ کو قرآن و سنت کی تعلیم دینے کیلئے

شب و روز طلباء کیلئے وقف کر دیا۔ رمضان المبارک میں ہر سال دورۂ تفسیر قرآن پڑھاتے اور علمی نکات اور مشہور مباحث اور مختلف فیہ مسائل پر سیر حاصل گفتگو فرماتے آپ نے تقریباً ۲۰ سال دورہ قرآن پاک پڑھایا اور مختلف شہروں میں وہاں احباب اہل سنت کی فرمائش پر تشریف لیجاتے رہے لاہور، فیصل آباد اور کراچی شہر میں دورہ قرآن پاک پڑھنے والوں کی تعداد مثالی ہوتی تھی یہ حضرت قبلہ شیخ القرآن کی بطور مفسر قرآن خدمات تھیں اور بطور محدث آپ دورہ حدیث پاک تقریباً ۳۵ سال تک پڑھاتے رہے اور کثیر ہونہار اور لائق شاگردوں نے آپ سے فیض حاصل کیا اسی طرح پوری زندگی آپ نے مسلک حق کی خدمت میں گذار دی اور بد مذہبوں کو دندان شکن جواب دیتے رہے جب بھی کوئی بد مذہب آپ کے سامنے مذہب حق کے خلاف بات کرتا تو فوراً آپ اس کا رد بلیغ فرمادیتے قرآن و سنت کی روشنی میں ایسا جواب مسکت ارشاد فرماتے کہ مخالف کو بولنے کی گنجائش باقی نہ رہتی رسالہ ھذا اس کا واضح ثبوت ہے۔ آپ سچے عاشق رسول ﷺ تھے موجودہ الحاد اور بے دینی کے دور میں محبت رسول ﷺ کا جذبہ عوام الناس میں پیدا کرنے کیلئے شب و روز جدوجہد فرماتے رہے حتی کہ اپنے آخری ایام میں جبکہ آپ علیل تھے طبیعت میں نقاہت اور کمزوری کے آثار نمایاں تھے تب بھی مخالفین کی طرف سے کوئی اعتراض یا سوال آیا تو اس کا مکمل جواب دینے کیلئے کتب کے حوالجات ارشاد فرماتے چنانچہ بنالہ خورد سے ایک حضرت قبلہ شیخ القرآن رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دیرینہ نیاز مند حافظ عبدالرزاق صاحب جو کہ ہائی سکول کے ماسٹر ہیں نے سوال بھیجا کہ امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت اوزاعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مابین جو مناظرہ (رفع یدین فقط تکبیر تحریمہ عندالامام الاعظم وعند الاوزاعی فی تکبیر الرکوع ایضا) ہوا اس کا غیر مقلدین انکار کرتے ہیں نیز اس کی سند بھی بیان کی جائے تو اس کے جواب میں قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے ۱۲ کتب کے حوالجات لکھوائے اور اس کی سند بھی جامع مسانید الامام الاعظم ص ۳۵۲ للامام الفقیہ قاضے القضاۃ ابوالمؤید محمد بن محمود متوفی ۶۶۵ھ) سے لکھوائی پھر منکرین پر یہ سوال لکھوایا کہ ہم نے تمہاری باتوں کے مسکت جواب دے دیئے ہیں اب تم ہمارے

سوال کا جواب دو ہم منکرین سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ اس واقعہ کو سب سے پہلے جس نے من گھڑت اور جعلی کہا ہے اس کا نام مع سند بتایا جائے اور اس کے تفصیلی حالات اسمائے رجال کی کتب معتبرہ سے نقل کیے جائیں اور اس وقت سے لیکر الی یومنا ہذا اس کی سند متصل بیان کی جائے ورنہ ان جلیل القدر علماء کے ذکر کرنے کے باوجود اس کو جعلی اور من گھڑت قرار دینا ضد و عناد اور تعصب کے سوا اور کچھ نہیں ہے اس طرح دین کی خدمت کرتے ہوئے ۱۱ر صفر المظفر ۱۴۲۱ھ کو آپ نے وصال فرمایا اور راہی ملک بقا ہوئے

ع خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

کتبہ معین المفتی غلام دستگیر اکبری خادم شیخ القرآن علیہ رحمتہ الرحمان

۱۹ر صفر المظفر ۱۴۲۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سخنہائے گفتنی

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے آخری رسول جناب محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ روحی علیہ فدا کو دینِ حق دیکر بھیجا تا کہ اس کو تمام ادیان پر غالب کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے قلیل عرصہ میں ہی اسلام کو وہ قوت اور شان و شوکت عطا فرمائی کہ دنیا ورطہ ء حیرت میں ڈوب گئی چنانچہ انہوں نے اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف ریشہ دوانیاں شروع کر دیں لیکن الحق یعلو ولا یعلی کے مطابق اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے جو لوگ اسلام یا شارع علیہ الصلاۃ والسلام کے خلاف زبانِ طعن دراز کرتے اللہ تعالیٰ ان کے جواب کیلئے ایسے علمائے حق کو پیدا فرما دیتا جو ان معترضین کو دندان شکن جواب دیتے اسی سلسلہ میں گذشتہ سال آزاد کشمیر میر پور سے ایک گستاخ رسول (پروفیسر زاہد حسین مرزا) نے ایک دل آزاد کتاب مقام نبوت کے نام سے تحریر کی جس میں جا بجا ذاتِ مصطفیٰ ﷺ کو طعن و تنقیص کا نشانہ بنایا گیا وہاں کے مسلمان جن کے دلوں میں عظمتِ مصطفیٰ اور مقامِ مصطفیٰ ﷺ کا پاس تھا زبردست احتجاج کیا چنانچہ وہ گستاخ رسول زیر عتاب ہو کر پس دیوار زنداں پہنچا دیا گیا علاقہ کے لوگوں نے بالخصوص حضرت قبلہ صاحبزادہ عتیق الرحمان وغیرہ نے قبلہ شیخ القرآن رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر علمائے کرام سے گستاخ رسول کا صریح حکم قرآن و سنت کی روشنی میں دریافت کیا قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے چند دنوں میں ایک جامع فتویٰ جو کہ مزین بدلائل قاہرہ وباہرہ تھا تحریر فرما کر صاحبزادہ عتیق الرحمان صاحب کو ارسال فرما دیا بغرض افادۂ عوام و خواص اب ہم اس رسالہ کو شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں امید ہے کہ اہلِ علم حضرات اس کوشش کو بنظرِ تحسین ملاحظہ فرمائیں گے۔

(ضروری نوٹ) تمام کتب کے حوالجات ہم نے نہایت احتیاط کے ساتھ قلم بند کیئے

ہیں پھر بھی بمصداق الانسان مرکب من الخطاء والنسیان علماء اور صاحب دانش حضرات سے گذارش ہے کہ چشم پوشی فرما کر فقیر کو مطلع فرمائیں اگلے ایڈیشن میں اس کو درست کر دیا جائے گا۔ بر کریماں کارہا دشوار نیست۔ جب یہ سطور تحریر کی جارہی تھیں ایک دوست نے ہندوستان کے ایک مولوی صاحب (وحید الدین) کی کتاب "شتم رسول کا مسئلہ" کی طرف توجہ دلائی اس کتاب کو پڑھ کر میں حیرت زدہ رہ گیا کہ جس مسئلہ پر تمام لوگ متفق ہیں اس مسئلہ کو ایک نئے انداز میں تمام مسلمانوں کے عقیدہ کے خلاف پیش کیا گیا اور جا بجا اس متفقہ حکم شرعی کا گویا کہ مذاق اڑایا گیا اور اس کی تضحیک کی گئی میری مراد گستاخ رسول کی شرعی سزا ہے چنانچہ اہلسنت و جماعت کے ممتاز و محقق عالم مجدد دین و ملت اعلیحضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے گستاخ رسول کا حکم فتاویٰ رضویہ ص ۳۸ جلد ۶ تا ص ۴۱ میں یوں بیان کیا۔ جو مسلمان کہلا کر حضور اقدس ﷺ یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے اسے ہرگز معافی نہ دیں گے اور تمام علمائے امت مرحومہ کا اجماع ہے اس پر کہ وہ کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ نیز ص ۱۲۷ جلد ۶ میں ہے یکفی واحد منھا فی تکفیرہ و قتلہ۔ اور علمائے دیوبند کے بہت بڑے مناظر مولوی منظور سنبھلی نے مناظرہ کے دوران امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کی یہ عبارت پڑھی "مَابقَاءُ اُمَّةٍ بَعْدَ سَبِّ نَبِیِّهَا" پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کو گالیاں دیئے جانے کے بعد امت کی کیا زندگی ہے (فتح بریلی کا دلکش نظارہ ص ۹۹) نیز اسی میں مولانا رفات حسین فاروقی دیوبندی لکھتے ہیں "ہمارے نزدیک آنحضرت ﷺ کا دشمن یا آپ کی شان میں گستاخی کرنیوالا خدا کا دشمن اور ابد الآباد کے لئے جہنم کا سزاوار ہے وہ دنیا میں واجب القتل ہے اور خدا کی زمین کو اس کے ناپاک وجود سے پاک کر دینا چاہیے۔ واللہ علی ما نقول شہید۔ ص ۴۳ بیشک جو بد نصیب حضور کی شان پاک میں گستاخی کرے وہ ملعون ہے خارج از اسلام ہے دنیا میں واجب القتل اور آخرت میں ابد الآباد کیلئے جہنمی ہے ص ۱۵ اسی طرح غیر مقلدین کے پیشوا قاضی شوکانی احادیث لکھنے کے بعد تحریر کرتے ہیں "وفی حدیث ابن عباس و حدیث الشعبی دلیل علی انه

یقتل من شتم النبی ﷺ و قد نقل ابن المنذر الاتفاق علی ان من سبَ النبی ﷺ صریحا وجب قتله۔ (نیل الاوطار ص ۲۰۰ ج ۷) و مثله فی عرف الجادی من جنان هدی المهدی ص ۲۰۱۔ الحاصل تمام مکاتب فکر کے نزدیک گستاخ رسول کا شرعی حکم یہی ہے ظاہر ہے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں ہی تمام علماء نے اس مسئلہ کا مذکورہ شرعی حکم بیان فرمایا بر خلاف اس کے مولانا وحید الدین خاں اپنی مذکورہ کتاب (شتم رسول کا مسئلہ) میں لکھتے ہیں ان آیتوں سے قتل شاتم رسول کا مسئلہ نکالنا لغت اور تفسیر کے علم سے کشتی لڑنے کے ہم معنی ہے ص ۱۱۵ نیز ص ۱۱۶ پر لکھا کہ پاکستان کے ایک عالم مولانا قاضی مظہر حسین صاحب رشدی کے خلاف ایک مضمون میں لکھتے ہیں کہ رشدی جیسے ملعون کا واجب القتل ہونا کئی آیات سے ثابت ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ تمام مکاتب فکر کے علماء کے نزدیک شاتم رسول کا یہی شرعی حکم ہے لیکن وحید الدین خاں صاحب اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں آخر میں لکھتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ یہ تمام تر خود ساختہ مسئلہ ہے اس کا خدا کی کتاب سے کوئی تعلق نہیں ص ۱۱۷ (معاذ اللہ استغفر اللہ العظیم) میں صرف ایک واقعہ عرض کرتا ہوں بقیہ تفصیلی دلائل رسالہ میں ملاحظہ فرمائیں جس سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ یہ مسئلہ خود ساختہ نہیں۔

واقعہ: ایک یہودی اور ایک منافق کے درمیان جو اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا کرتا تھا تنازعہ ہو گیا یہودی حق پر تھا اس نے اس بظاہر مسلمان کو رسول اللہ ﷺ کے پاس فیصلہ کرانے کیلئے کہا اس منافق کے دل میں چور تھا اسے معلوم تھا کہ وہاں تو نہ سفارش چلے گی اور نہ رشوت سے کام بنے گا اس لئے اس نے کہا کہ تمہارے عالم کعب بن اشرف کے پاس چلتے ہیں یہودی اس بات پر رضامند نہ ہوا چنانچہ چار و ناچار حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہودی حق پر تھا فیصلہ بھی اسی کے حق میں ہوا منافق کو پسند نہ آیا تو وہ یہودی کو لیکر حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا وہاں سے بھی وہی حکم ملا لیکن اس کو بھی تسلیم کرنے پر آمادہ نہ ہوا آخر دل میں سوچا کہ میں بظاہر تو مسلمان ہوں اور یہ یہودی ہے عمر کے پاس چلیں وہ یقیناً میرے اسلام کا پاس کرتے ہوئے

میرے حق میں فیصلہ دیں گے چنانچہ اس نے یہودی کو بھی اس پر رضا مند کر لیا جب وہاں پہنچے تو یہودی نے عرض کی کہ پہلے حضور ﷺ اور حضرت ابو بکر اس مقدمہ کا فیصلہ میرے حق میں کر چکے ہیں اب یہ مجھے آپ کے پاس لایا ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا "روید کما حتی اَخرُجَ الیکما۔" میرے واپس آنے تک ٹھہرو چنانچہ آپ گھر تشریف لے گئے تلوار بے نیام کیے واپس آئے اور اس منافق کا سر قلم کر دیا اور فرمایا هکذا اقضی علی من لم یرض بقضاء الله و قضاء رسوله و نزلت الآیة و قال رسول الله ﷺ اَنتَ الفَارُوقُ۔ یعنی جو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کو تسلیم نہیں کرتا میں اس کا یوں فیصلہ کیا کرتا ہوں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور حضور ﷺ نے اس دن حضرت عمرؓ کو الفاروق (حق و باطل میں فرق کرنیوالا) کے لقب سے سرفراز فرمایا۔

الجامع لاحکام القرآن ص ۲۶۳ جلد ۳ للعلامہ محمد بن احمد مالکی قرطبی متوفی ۶۶۸ھ

نیز احادیث رسول ﷺ میں بہت سے مقامات میں اس کی صراحت اور وضاحت موجود ہے۔ جیسا کہ آپ قبلہ حضرت صاحب کے رسالہ میں پڑھیں گے لیکن وحید صاحب نے صاف انکار کر دیا چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ "پورے ذخیرۂ حدیث میں کوئی معتبر روایت ایسی موجود نہیں جس کے عبارت النص میں حکم دیا گیا ہو کہ سب و شتم کرنیوالے کو قتل کر دو ص ۱۱۷۔ معاذ اللہ (تو کیا ایسے راندۂ درگاہ شخص کا حکم یہ ہے؟ کہ اس کی تعظیم کرو) استغفر اللہ العظیم

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملا است
کار طفلاں تمام خواہد شد

اب ہم اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف تفویض کرتے ہیں وہی حق کا راستہ دکھانیوالا ہے آخر میں رب کریم کی بارگاہِ عالیہ میں دعا ہے کہ ہمیں سرکار دو عالم ﷺ کی تعظیم و توقیر کی دولت سے نوازے اور صحابہء کرام رضی اللہ عنہم کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے جو پیارے مصطفیٰ ﷺ سے والہانہ عشق و محبت رکھتے تھے اور آپ کے بچے ہوئے وضو کے پانی کو (بطور تبرک) حاصل کرنے کیلئے جان کی بازی لگا

دیتے تھے جیساکہ صحیح بخاری شریف میں ہے ص ۳۱ جلد اباب استعمال فضل وضوء الناس. واذا توضأ النبی ﷺ کادوایقتتلون علی وضوئه۔ (ترجمہ) اور جب نبی کریم ﷺ وضو فرماتے تو لوگ آپ کے وضو سے گرنیوالے پانی کو لینے کے لئے لڑنے کو تیار ہو جاتے تھے۔ میں اپنے ابتدائیہ کو اس رباعی پر ختم کرتا ہوں

رباعی

نماز اچھی حج اچھا روزہ اچھا زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود ان کے مسلماں ہو نہیں سکتا

نہ جبتک کٹ مروں میں خواجہء بطحا کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

فالحمد للّٰہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً لرب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین و علی عباد اللّٰہ الصالحین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

استکتبہ (حافظ) غلام یاسین مفتی مرکزی دارالافتاء جامعہ حنفیہ دارالعلوم اشرف المدارس اوکاڑہ کتبہ معین المفتی غلام دستگیر اکبری مرکزی دارالافتاء جامعہ ھذا

۱۹ صفر المظفر ۱۴۲۱ھ بمطابق ۲۵ / مئی ۲۰۰۰ء

تعظیم و توقیر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) یا ایھا الذین امنوا لا تتخذوا اٰباء کم و اخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان ط ومن یتولھم منکم فاؤلیک ھو الظلمون(۲۳)

(۲) قل ان کان اٰباؤکم و ابناؤکم و اخوانکم و ازواجکم و عشیرتکم و اموال ن اقتر فتموھا و تجارۃ تخشون کسادھا و مسکن ترضونھا احب الیکم من اللّٰہ و رسولہ و جھاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یا تی اللّٰہ بامرہ ط واللّٰہ لا یھدی القوم الفسقین(۲۴)پ۱۰ التوبۃ

(ترجمہ)

اے ایمان والو اپنے باپ اور بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں کوئی جوان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں۔ تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔

(کنزالایمان)

(۳) یا ایھا النبی انا ارسلنک شاھدا و مبشرا و نذیرا (۴۵) وداعیا الی اللّٰہ باذنہ و سراجاً منیراً۔ ۴۶۔ الاحزاب۔ص ۲۲ جلد ۷

(ترجمہ) اے غیب کی خبریں بتانیوالے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا۔ اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینوالا آفتاب۔

(کنزالایمان)

عن عرباض بن ساریہ رضی اللّٰہ عنہ صاحب رسول اللّٰہ ﷺ

يقول انى عبدالله و خاتم النبيين وابى منجدل فى طينته و ساخبركم عن ذلك انا دعوة ابى ابراهيم۔ و بشارة عيسىٰ ورؤيا امى آمنه التي رأت و كذلك امهات النبيين يرين وان ام رسول الله ﷺ رأت حين و ضعته له نورا اضأت لها قصور الشام ثم تلا يا ايها النبى انا ارسلناك شاهدا و مبشرا و نذيرا وداعيا الى الله باذنه و سراجا منيرا۔ ہذا حديث صحيح الاسناد ايضاً قال الذهبى صحيح۔ المستدرك للحاكم كتاب التفسير ۲/ ۴۱۸

یہ حدیث پاک بالفاظ متقاربہ درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے۔

اخرجه ابن حبان و ذكر الهيثمى فى موارد الظمآن (۵۱۲) كتاب علامات نبوة نبينا ﷺ باب فى اول امره (۲۹۳) واحمد فى المسند ۴/ ۱۲۷۔۱۲۸، والبزار فى مسنده اورده الهيثمى فى كشف الاستار ۳/ ۱۱۳۔ كتاب علامات النبوة: باب قدم نبوته (۲۳۶۵) والطبرانى فى المعجم الكبير ۱۸/ ۲۵۲۔ ۲۲۹ والحاكم فى المستدرك ۲/ ۶۰۰ كتاب التاريخ باب ذكر اخبار سيد المرسلين و قال صحيح الاسناد واقره الذهبى و ابونعيم فى حلية الاولياء ۶/ ۸۹ فى ترجمة ابوبكر الغسانى (۳۳۴) والبيهقى فى دلائل النبوة ۲/ ۱۳ جماعى ابواب المبعث باب الوقت الرى كتب فيه محمد ﷺ نبيا۔ شرح السنة مؤلفه ابو محمد حسين بن مسعود بغوى متوفى ۵۱۶ھ ص ۱۳ جلد ۷ (ترجمہ) حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کے صحابی سے روایت ہے حضور فرماتے ہیں بیشک میں اللہ کا بندہ اور آخری نبی ہوں حالانکہ میرے باپ (آدم) اپنی خمیر میں لوٹ رہے تھے اور میں اس بات کی خبر دیتا ہوں کہ میں اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا مصداق ہوں اور بشارت

عیسےٰ علیہ السلام ہوں اور اپنی ماں حضرت آمنہ کے خواب کا مصداق ہوں وہ جو اس نے دیکھا اور اسی طرح انبیاء علیہم السلام کی ماؤں کو دکھایا جاتا رہا اور بیشک رسول اللہ ﷺ کی والدہ ماجدہ نے ولادت کے وقت نور دیکھا جس سے ان کیلئے شام کے محلات روشن ہو گئے اس کے بعد حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے یہ آیت تلاوت فرمائی یاایھا النبی الآیۃ

(۴) انا ارسلناك شاهدا و مبشرا و نذيرا (۸) لتؤمنو بالله و رسوله و تعزروه و توقروره ط

و تسبحوه بكرة و اصيلا (۹). الفتح ص پ ۲۶

(ترجمہ) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا۔ تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔

(کنزالایمان)

(۵) لا تجد قوما يومنون بالله واليوم الاخر يوآدون من حاد الله و رسوله ولوكانوا اٰباء هم او ابنائهم اواخوانهم اوعشيرتهم اولئک كتب فی قلوبهم الايمان و ايدهم بروح منه ويدخلهم جنت تجرى من تحتها الانهار خالدين فيها رضى الله عنهم و رضو عنه اولئک حزب الله ط الا ان حزب الله هم المفلحون (۲۲)

(ترجمہ) تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لیجائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔ (کنزالایمان)

سورہ مجادلہ کی آخری آیت کے شان نزول میں مفسرین کرام نے مندرجہ ذیل اقوال تحریر فرمائے ہیں۔

(۱) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی ان کے باپ ابو قحافہ عثمان نے حضور نبی کریم ﷺ کی شان مبارک میں نازیبا الفاظ کہے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس گستاخی کی وجہ سے اپنے باپ کو اس زور سے طمانچہ مارا کہ وہ زمین پر گر پڑے جب حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا اے ابو بکر تم نے ایسا کیا ہے آپ نے عرض کی جی ہاں حضور علیہ السلام نے فرمایا دوبارہ ایسا نہ کرنا عرض کی یارسول اللہ اگر میرے پاس تلوار ہوتی تو میں اسے قتل کر دیتا۔ (۲) بخاری و مسلم میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا باپ جب جنگ بدر میں قیدی ہو کر آیا تو اس نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی شان میں بے ادبی کے الفاظ کہے حضرت ابو عبیدہ کے منع کرنے کے باوجود نہ باز آیا تو آپ نے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ (۳) جنگ بدر میں حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنے بیٹے کو مبارزت کیلئے للکارا اور حضور علیہ السلام سے اجازت طلب کرتے ہوئے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے اجازت دیجئے کہ میں شہدا کے پہلے گروہ میں داخل ہو جاؤں تو حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا اے ابو بکر ہمیں تم اپنی ذات سے فائدہ اٹھانے دو تو نہیں جانتا کہ تو میرے نزدیک میری سمع اور بصر کے قائم مقام ہے۔ (۴) اور جنگ احد میں حضرت مصعب بن عمیر نے اپنے سگے بھائی عبید بن عمیر کو قتل کر دیا اور بعد میں آنیوالوں کو یہ سبق دیا کہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت کے مقابلہ میں تمام رشتے ہیچ ہیں۔ (۵) اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام کو قتل کر دیا۔ (۶) مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ایک اور بھائی ابو عزیز بن عمیر کو ایک انصاری صحابی نے گرفتار کر لیا اور وہ اسے باندھ رہا تھا کہ حضرت مصعب نے دیکھ کر کہا اس کو اچھی طرح باندھو اس کی والدہ بہت مالدار ہے زیادہ فدیہ ادا کرے گی ابو عزیز نے سن کر کہا اے مصعب تم بھائی ہو کر اس طرح کہہ رہے ہو تو سیدنا مصعب رضی اللہ عنہ نے ایمان افروز جواب دیا اس وقت تم میرے بھائی نہیں ہو بلکہ یہ انصاری میرا بھائی ہے جس نے تجھے گرفتار کیا ہے اسی طرح (۷) جنگ بدر میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ اور عبیدہ ابن

الحارث کے مقابلہ میں عتبہ شیبہ اور ولید بن عتبہ آئے جو کہ ان کے عزیز اور رشتہ دار تھے تو رسول اللہ ﷺ کے ان جانثاروں نے ان کو کفار سمجھ کر قتل کر دیا۔ روح المعانی ایضا مظہری۔ ضیاء القرآن۔ تفہیم القرآن، معارف القرآن۔ تدبر قرآن۔ روح البیان۔ مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی اسی آیہ مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتا ہے صحابہ رضی اللہ عنھم کی شان یہی تھی کہ اللہ اور رسول کے معاملہ میں کسی چیز اور کسی شخص کی پرواہ نہ کی اس کے بعد کچھ واقعات مذکورہ بالا تحریر کئے تفسیر عثمانی۔ تفسیر صاوی۔ تفسیر حسینی۔ تلک عشرۃ کاملۃ۔

(ترجمہ) اور ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو نبی کریم ﷺ کو (اپنی بد زبانی سے) ایذا دیتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ وہ تو کان ہیں (کان کے کچے ہیں) فرما دیجئے وہ تمہاری بھلائی کیلئے کان ہیں اللہ پر ایمان لاتے اور مسلمانوں کی بات پر یقین کرتے ہیں۔ اور جو تم میں مسلمان ہیں ان کیلئے (وہ سرکار علیہ السلام) رحمت ہیں۔ اور جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں

(۸) ان کیلئے دردناک عذاب ہے (۶۱) (اے مسلمانوں) وہ منافق تمہارے لئے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں تا کہ وہ تم کو راضی کر لیں حالانکہ اللہ اور اس کے رسول کا حق زائد تھا کہ وہ ان کو راضی کرتے اگر ایمان رکھتے تھے۔ (۶۲) کیا انہوں نے نہ جانا کہ جس کسی نے بھی اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی پس بیشک اس کے لئے جہنم کی آگ ہے وہ اس میں ہمیشہ رہے گا یہ بہت بڑی رسوائی ہے (۶۳) التوبہ پ ۱۰

(۹) بیشک جو لوگ ایذا دیتے اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے (۵۷) (گستاخان رسول) پھٹکارے ہوئے ہیں جہاں کہیں ملیں پکڑے جائیں اور گن گن کر قتل کئے جائیں (۶۱) (الاحزاب پ ۲۲) ان آیات مبارکہ سے معلوم ہوا کہ گستاخ رسول لعنتی اور جہنمی اور ذلیل و خوار ہے اور یہ بھی پتہ چلا کہ رسول اللہ کی ایذا اللہ تعالیٰ کی ایذا کے مترادف ہے۔ دیکھو تفسیر بیضاوی، مدارک، ابو سعود تفسیر مظہری زیر آیت نمبر ۵۷ الاحزاب میں ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر تعظیم رسول کیلئے ہے گویا جس نے رسول اللہ کو ایذا دی

یقیناً اس نے اللہ کو ایذا دی۔ چنانچہ الصارم المسلول علی شاتم الرسول میں ابن تیمیہ نے لکھا ہے اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی ایذا کو اپنی ایذا کیسا تھ ملایا ایسا ہی جیسا کہ اس نے رسول اللہ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا پس وہ کافر مباح الدم ہے۔

(۱۰) (ترجمہ) اے ایمان والو رسول اللہ کو راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ ہم پر نظر کرم فرمائیں اور پہلے ہی سے غور اور توجہ سے سنو اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے۔(۱۰۴۔البقرہ)

جب حضور اقدس ﷺ صحابہ کرام کو کچھ تعلیم و تلقین فرماتے تو وہ کبھی درمیان میں راعنا یارسول اللہ عرض کیا کرتے اس کے یہ معنی تھے کہ یارسول اللہ ہمارے حال کی اعانت فرمائیے (یعنی کلام اقدس کو اچھی طرح سمجھ لینے کا موقع دیجئے) یہود کی لغت میں یہ کلمہ سوء ادب کا معنی رکھتا تھا انہوں نے اسی نیت سے یہ (راعنا) کہنا شروع کیا حضرت سعد ابن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہود کی اصطلاح سے واقف تھے آپ نے ایک روز یہ کلمہ ان کی زبان سے سنکر فرمایا اے دشمنان خدا تم پر اللہ کی لعنت ہو اگر اس کے بعد میں نے یہ کلمہ کسی کی زبان سے سنا تو اس کی گردن ماردوں گا یہود نے کہا ہم پر تو آپ برہم ہوتے ہیں مسلمان بھی تو یہی کہتے ہیں اس پر آپ کبیدہ خاطر ہو کر سرکار دوعالم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تھے کہ یہ آیہء مبارکہ نازل ہوئی اور راعنا کہنے کی ممانعت فرمادی گئی اور اس کی بجائے انظرنا کا لفظ کہنے کا حکم دیا گیا اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کی تعظیم و توقیر اور ان کی جناب میں ادب واحترام کے کلمات عرض کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترک ادب کا شائبہ بھی ہو وہ زبان پہ لانا ممنوع۔ دربار انبیائے کرام میں انسان کو ادب کے اعلیٰ مراتب کا لحاظ لازمی وضروری ہے اور آخر آیت میں للکافرین۔ اسطرف مشیر ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی جناب میں بے ادبی کفر ہے۔ تفسیر کبیر۔ مظہری۔ خزائن۔ اسباب النزول۔ روح المعانی۔ نور العرفان۔

(۱۱) (ترجمہ) اے محبوب اگر آپ ان سے پوچھیں تو ضرور وہ کہیں گے ہم تو صرف دل لگی اور کھیل کر رہے تھے آپ فرمادیں کیا اللہ اور اس کی آیات اور اس کے

رسول کا تم استہزا کرتے ہو (٦٥) بہانے نہ بناؤ ایمان کے بعد تم کافر ہو چکے (٦٦) التوبۃ۔ پتہ چلا کہ جب استہزاءِ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں توہین کرنا کفر ہے تو جداً یعنی ارادۃً بارگاہ اقدس میں بے ادبی بدرجہ اولیٰ کفر ہے اس آیت کے شان نزول میں مفسر قرآن حضرت ابن عباس کے شاگرد امام مجاہد راوی ہیں کہ ایک شخص کی اونٹنی گم ہو گئی سرکار نے ارشاد فرمایا فلاں جگہ ہے تو ایک منافق نے جواب میں کہا محمد ﷺ کو غیب کا کیا پتہ تو اللہ نے اس پر آیت نازل فرمائی۔ تفسیر جامع البیان ص ٣ ٧ الامی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ٣١٠ھ الدر المنثور مؤلفہ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی۔ مطبوعہ مصطفی البابی الحلبی بمصر زادالمسیر منافق اور گستاخ رسول ﷺ محلِ بخشش نہیں جبکہ وہ حالت کفر پر مرجائے جیسا کہ سورۂ توبہ آیت نمبر ٨٠ میں ہے۔ ترجمہ تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اگر تم ستر بار ان کی معافی چاہو گے تو اللہ ہرگز نہیں نہیں بخشے گا۔ یہ اس لئے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے منکر ہوئے۔ چنانچہ اس آیت کی تفسیر علامہ بیضاوی نے یوں فرمائی کہ یعنی (لن یغفر اللّٰہ لھم) میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مغفرت سے مایوسی اور آپ کے استغفار کی عدم قبولیت نہ تو ہمارے بخل کی وجہ سے ہے اور نہ حضور علیہ السلام میں کسی کمی کی وجہ سے ہے بلکہ ان کی بخشش نہ ہونے کا سبب انکا وہ کفر ہے جو ان کو بخشش سے پھیرنے والا ہے۔

الحکم الشرعی لساب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وشاتمہ

(۶)

نمبر۱ قال محمد بن سهل سمعت على بن المدينى يقول دخلت على امير المومنين فقال لى اتعرف حديثا مسندا فيمن سب النبى ﷺ فيقتل قلت نعم فذكرت له حديث عبدالرزاق عن معمر عن سماك بن الفضل عن عروه ابن محمد عن رجل من بلقين قال كان رجل شتم النبى ﷺ فقال النبى ﷺ من يكفنى عدو الى فقال خالد بن الوليد انا فبعثه اليه فقتله فقال امير المومنين ليس بهذا مسندا هو عن رجل فقلت يا امير المومنين بهذا يعرف هذا الرجل و قد بايع النبى ﷺ و هو معروف فامر لى بالف دينار۔ فتاوى السبكى ص۵۲۹ جلد۲ الامام ابى الحسن تقى الدين على بن عبدالكافى ۷۵۶ھ مطبوعه دارالمعرفت بيروت لبنان

نمبر۲ استدل محمد لبيان قتل المرأة اذا أعلنت بشتم الرسول ﷺ بماروى ان عمر بن عدى لما سمع عصماء بنت مروان تؤذى الرسول فقتلها ليلا مدحه ﷺ على ذلک (در مختار ص۲۸۰ جلد۳) مطبعه احياء التراث بيروت لبنان

نمبر۳ فلوا علن بشتمه او اعتاده قتل ولوا مراة و به يفتى اليوم (رد المختار ص۲۷۸ جلد۳)

نمبر۴ والحق انه يقتل عندنا اذا أعلن بشتمه عليه الصلوة والسلام صرّح به فى سير الذخيرة۔ (در مختار ص ۲۸۰ جلد۳) مطبوعه احياء التراث بيروت لبنان

نمبر۵ اذصرحوا قاطبة بانه يعزر على ذلک و يؤدب وهو

يدل على جواز قتله زجرا لغيره اذيجوز الترقى فى التعزير الى القتل اذا عظم موجبه۔

مجموعہ رسائل (الرسالۃ الخامسۃ عشرۃ ص ۳۵۳) ابن عابدین

نمبر۶ وفى حديث ابن عباس و حديث الشعبى دليل على انه يقتل من شتم النبى ﷺ و قد نقل ابن المنذر الاتفاق على ان من سب النبى ﷺ صريحا وجب قتله و نقل ابوبكر الفارسى احد ائمة الشافعية فى كتاب الاجماع ان من سب النبى ﷺ بما هو قذف صريح كفر باتفاق العلماء فلو تاب لم يسقط عنه القتل لان حد قذفه القتل وحد القذف لا يسقط بالتوبة۔

نيل الاوطار شوكانى ص ۲۰۰ جلد ۷ مطبعه البابى الحلبى بمصر۔

بذل المجهود فى حل ابوداؤد ص ۳۰۰ جلد۱۷ مؤلفه خليل احمد سهانپورى متوفى ۱۳۴۶ھ مطبعه ندوة العلماء لكهنؤ (الهند) والله اعلم بالصواب

(۷)

ولا تطع كل حلاف مهين هماز مشاء بنميم۔ مناع للخير معتد اثيم عتل بعد ذلك زنيم۔ ان كان ذا مال و بنين۔ اذا تتلى عليه ايتنا قال اساطير الاولين۔ سنسمه على الخرطوم۔ القلم پ۲۹ (ترجمہ) اور ہر ایسے کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانیوالا ذلیل بہت طعنے دینے والا بہت ادھر کی ادھر کی لگاتا پھرنیوالا بھلائی سے بڑا روکنے والا حد سے بڑھنے والا گنہگار درشت خواس سب پر طرہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا اس پر کہ کچھ مال اور بیٹے رکھتا ہے جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں کہتا ہے کہ اگلوں کی

کہانیاں ہیں قریب ہے کہ ہم اس کی سور کی سی تھوتھنی پر داغ دیں گے۔ (کنز الایمان)

جسٹس پیر کرم شاہ صاحب لکھتے ہیں وہ کمینہ اور رذیل شخص بارگاہ رسالت میں اس لئے گستاخی کی جرأت کرتا ہے کہ اس کے پاس مال و دولت کی فراوانی ہے اور اس کے بہت سے بیٹے ہیں اور جب اسے میرا رسول میری آیتیں سناتا ہے تو بڑی بے حیائی سے کہتا ہے کہ یہ خدا کا کلام نہیں۔ (تفسیر ضیاء القرآن)

اس آیت میں ایک خاص شریر کافر ولید بن مغیرہ کی صفات رذیلہ بیان کر کے اس سے اعراض کرنے اور اس کی بات نہ ماننے کا خصوصی حکم دیا گیا ہے (کما رواہ ابن جریر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ)

زنیم کے معنی وہ شخص جس کا نسب کسی باپ سے ثابت نہ ہو۔ جس شخص کے یہ اوصاف بیان کئے گئے ہیں وہ ایسا ہی غیر ثابت النسب تھا۔ (تفسیر معارف القرآن مؤلفہ مفتی محمد شفیع دیوبندی)

زنیم ایسا شخص جو کسی قوم یا قبیلہ سے نہ ہو مگر اس کی جانب منسوب کر دیا گیا ہو۔ انما الزنیم فی لغة العرب هو الدعی فی القول قاله جریر وغیر واحد من الائمة (ابن کثیر) وهو الدعی الملصق بالقوم ولیس منهم (معالم) (تفسیر ماجدی مؤلفہ عبد الماجد دریا بادی)
وبمعناه (تفسیر عثمانی مؤلفہ مولانا شبیر احمد عثمانی)

الزنیم کا میر المستلحق فی قوم لیس منهم۔ فرا (نحوی) نے عتل بعد ذلک زنیم میں زنیم کی یہی تفسیر بیان کی ہے اور کامل للمبرد میں ابو عبید نے روائیت کیا ہے کہ نافع نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ زنیم کا کیا معنی ہے تو یہ آپ نے فرمایا هو الدعی الملذق (تاج العروس ۸ / ۳۲۹ مؤلفہ سید محمد مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی متوفی ۱۲۰۵) اس آیت کے نزول پر ولید اپنی ماں کے پاس پہنچا اور بولا کہ حضور ﷺ نے میرے دس عیوب بیان فرمائے نو کو تو میں اپنے اندر پاتا ہوں دسویں کی تجھے خبر ہے سچ بتا میں حرامی ہوں یا حلالی سچ کہنا ورنہ تیری گردن مار دونگا تب اس کی ماں بولی کہ تیرا باپ نامرد تھا مجھے اندیشہ ہوا کہ اس کے بعد اس کا مال غیر لے

جائیں گے تب میں نے فلاں چرواہے کو بلالیا تواس سے پیدا ہوا (خزائن وروح وصاوی وغیرہ) اس سے معلوم ہوا کہ جس کے دل میں حضور ﷺ سے عناد ہو اور آپ کی بد گوئی اس کا مشغلہ ہو وہ حرامی ہوتا ہے۔

(تفسیر نور العرفان مؤلفہ حکیم الامت مفتی احمد یار خان صاحب)

عن انس قال قال رسول الله ﷺ لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیه من والده و ولده والناس اجمعین (متفق علیہ)

(ترجمہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرمایا نبی ﷺ نے تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا تا آنکہ میں اسے ماں باپ اولاد اور سب لوگوں سے پیارا ہو جاؤں۔ یہاں پیار سے مراد طبعی محبوب ہے نہ کہ صرف عقلی کیونکہ اولاد کو ماں باپ سے طبعی الفت ہوتی ہے یہ ہی محبت حضور سے زیادہ ہونی چاہئے اور بحمدہ تعالیٰ ہر مومن کو حضور جان و مال اور اولاد سے زیادہ پیارے ہیں۔ عام مسلمان بھی مرتد اولاد بیدین ماں باپ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ حضور کی عزت پر جان نچھاور کر دیتے ہیں۔ غازی عبد الرشید غازی علم دین عبد القیوم وغیرہ کی زندہ جاوید مثالیں موجود ہیں۔ (مرآت شرح مشکوٰۃ ص ۳۰ جلد ۱)

عہد نبوی میں گستاخ رسول ﷺ کی سزا

کعب بن اشرف یہودی کا قتل

کعب بن اشرف یہودی کا شاعر تھا جو رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کی ہجو میں مشغول رہتا تھا ہجرت کے تیسرے سال میں ۱۴ ربیع الاوّل شریف کی رات اس گستاخ رسول کو قتل کر دیا گیا۔ صحیح بخاری جلد ۲ ص ۵۷۶، صحیح مسلم جلد ۲۔ ۱۱۰ مدارج النبوۃ ۲ / ۱۸۲

کعب بن اشرف کے قتل کے بعد تاجر حجاز ابو رافع کا قتل واقع ہوا۔

بخاری شریف۔ ۲ / ۵۷۷ مدارج النبوۃ

ابن اخطل گستاخ رسول کو کعبہ کے پردوں کے درمیان لپٹے ہوئے قتل کر دیا گیا۔

بخاری شریف ۱ / ۲۴۹، سیرت حلبیہ ۳ / ۹۱

اور اس (ابن اخطل) کو وہاں قتل کرنے کا حکم دینا۔ یہ حضور علیہ السلام کا خاصہ ہے۔ (حاشیہ بخاری شریف ۲۴۹)

ایک نابینا صحابی کی یہودیہ لونڈی سرکار مدینہ ﷺ کی شان میں بے ادبی گستاخی کرتی تھی نابینا صحابی نے اسے قتل کردیا۔ ابوداؤد شریف ۲۴۳

بشر نامی منافق کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور سرور عالم ﷺ کے فیصلے کو نہ ماننے کیوجہ سے قتل کردیا۔ مظہری، جلالین، روح البیان،

ایک شخص حارث بن طلاطلا حضور نبی کریم ﷺ کو ایذا دیتا تھا اسے حضرت علی المرتضے شیر خدا نے قتل کردیا۔ (مدارج النبوۃ ۲ / ۵۰۱)

ایک قریبہ نامی بھی گستاخی کیوجہ سے فتح مکہ کے دن قتل کردی گئی۔

(مدارج النبوۃ ۲ / ۵۰۶)

ارنب کنیز ابن خطل بھی قتل کردی گئی۔

ایک گستاخ رسول (جس کے قتل کا حکم بارگاہ رسالت سے صادر ہو چکا تھا وہ) مقیس ابن صبابہ کو لوگوں نے بازار میں پایا تو وہیں قتل کردیا۔ کنز العمال ص ۲۹۸ جلد ۵ مطبعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد مؤلفہ علامہ علی متقی بن حسام الدین متوفی ۹۷۵ھ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور شعبی کی حدیثوں میں اس بات پر دلیل ہے کہ شاتم رسول ﷺ کو قتل کیا جائے گا۔ ابن منذر نے نقل کیا ہے کہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو گالی دینے والا واجب القتل ہے ابو بکر فارسی نے جو کہ شوافع میں سے ایک بہت بڑے امام ہیں اپنی کتاب الاجماع میں نقل کیا ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو جس نے صریح گالی دی تو وہ باتفاق العلماء کافر ہے اور اگر وہ توبہ کرے تو بھی اس کا قتل ساقط نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ رسول کریم ﷺ کے قذف کی سزا قتل ہے اور حد قذف توبہ سے ساقط نہیں ہوتی۔

نیل الاوطار۔ شوکانی ۷ / ۲۰۰ مطبعہ البابی الحلبی بمصر۔ بذل المجهود فی حل ابوداؤد ۱۷ / ۳۰۰ مؤلفہ خلیل احمد سہانپوری متوفی ۱۳۴۲ھ

کسی کو گالی دینے میں قتل کرنیکا حکم نہیں ہے سوائے اس شخص کے جو رسول

اللہ ﷺ کو گالی دے اسے قتل کیا جائے گا۔

شرح السنۃ ۵ / ۲۰۱ بیروت۔ لبنان مؤلفہ امام حسین بن مسعود بغوی

ایک یہودی عورت حضور نبی کریم ﷺ کی گستاخی کیا کرتی تھی اور آپ کی شان اقدس میں بے ادبی کے الفاظ بکتی تھی ایک صحابی نے زور سے اس کا گلا دبایا جس سے وہ مر گئی۔

ابو داؤد شریف ۲ / ۲۴۴۔ اس سند کے تمام رجال صحیح ہیں۔ حاشیہ ابو داؤد۔

جس شخص نے میرے ایک بال کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور ابو نعیم اور دیلمی میں یوں ہے کہ حضور ﷺ کے بال مبارک کو اذیت پہنچانے والے پر آسمان اور زمین کی وسعتوں کے برابر لعنت ہو۔

فیض القدیر ص ۱۹ جلد ۶ مؤلفہ علامہ محدث عبدالرؤف منادی متوفی ۱۰۰۳ھ مکتبہ تجاریہ کبری مصر

حضرت مولی علی رضی اللہ تعالی عنہ راوی ہیں حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا نبی کی بے ادبی کرنیوالے کو قتل کردو اور صحابی کو گالی بکنے والے کو سزا دو۔

شفاء شریف ص ۳۸۴ جلد ۲

مترجم مولانا اطہر نعیمی خطیب جامع مسجد آرام باغ کراچی مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور

حضرت کعب بن علقمہ کی روایت میں ہے کہ حضرت غرفہ بن حارث کندیؓ جنہیں حضور علیہ السلام کے صحابی ہونیکا شرف حاصل ہے۔ کسی ذمی آدمی پر گذرے اور اسے حضرت غرفہؓ نے اسلام کی دعوت دی اس نے نبی اکرم ﷺ کی شان میں اظہار بے ادبی کیا تو اسے حضرت غرفہؓ نے قتل کر دیا۔ حضرت عمرو بن عاصؓ نے کہا ان لوگوں نے ہمارے ساتھ عہد کر کے اطمینان پکڑا ہے حضرت غرفہؓ نے کہا ہمارا ان سے اس بات پر معاہدہ نہیں ہے کہ وہ ہمیں اللہ اور اللہ کے رسول کے بارے میں تکلیف پہنچائیں۔

حیاۃ الصحابہ ص ۴۰۴ حصہ پنجم

اقوال آئمہ

نمبر۱ چھٹی صدی ہجری کے جلیل القدر امام قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ کی تنقیص کرنیوالے صراحۃ یا اشارۃً گالی دینے والے آپ کی ذات و صفات نسب وغیرہ میں عیب لگانیوالے یا تحقیر و تصغیر و استہزا کرنیوالے کو قتل کر دیا جائے۔ اس پر علماء کا اجماع ہے اور آئمہ فتاویٰ اس پر متفق ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے زمانہ سے آج تک

(شفاء شریف ص۱۸۶ جلد ۲ تا ۱۹۰)

نمبر۲ جس کسی نے نبی کریم ﷺ کی گستاخی کی یا آپ کی ذات یا آپ کی کسی صفت میں عیب نکالا خواہ وہ گستاخی کرنیوالا آپ کی امت (اجابت) سے ہو یا نہ ہو خواہ وہ یہودی یا نصرانی ہو یا اسلامی حکومت میں پناہ لینے والا ذمی کافر ہو یا وہ حربی کافر ہو خواہ وہ عمداً توہین کرے یا سہواً یا مذاقاً یا بطور غفلت ہر حالت میں وہ ابدی دائمی کافر ہو گیا۔

اس کی توبہ نہ عند اللہ قبول ہے نہ عند الناس شریعت مطہرہ میں متاخرین مجتہدین کے نزدیک اجماعاً اور اکثر متقدمین کے نزدیک شریعت مطہرہ کی رو سے اس کا یقینی حکم یہ ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے حکومت یا اس کے نمائندے حکم قتل میں سستی نہ کریں۔ (خلاصۃ الفتاویٰ ص ۳۸۶ جلد ۴)

نمبر۳ حضور نبی کریم ﷺ اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی بے ادبی کرنیوالے کی توبہ دنیا اور آخرت میں قبول نہیں اس کے علاوہ سب کفار کی توبہ قبول ہو سکتی ہے۔

(الاشباہ والنظائر ص ۲۶۱)

نمبر۴ مذہب امام ابو حنیفہ کے فتاویٰ میں ہے کہ جس شخص نے حضور ﷺ کو گالی دی اسے قتل کیا جائے گا اور اس کی توبہ قبول نہیں خواہ وہ مومن ہو یا کافر اور ظاہر ہے کہ حضور ﷺ کی گستاخی کیوجہ سے ذمی کا عہد ٹوٹ جاتا ہے۔

تفسیر مظہری ص ۱۹۱ جلد ۴

ر ۵ ذمی اگر علی الاعلان حضور ﷺ کو گالی دے یا آپ کو گالی دینا اس کی عادت بن
ئے تو اسے قتل کیا جائے گا۔ اگرچہ عورت ہی کیوں نہ ہو۔ آج کل اسی پر فتویٰ ہے۔
(ردالمختار ص ۲۱۳ جلد ۴) مطبوعہ مصر البابی الحلبی

/۶ علماء امت کا اجماع ہے کہ نبی کریم ﷺ کو گالی دینے والا اور حضور ﷺ کی
ہین کرنیوالا کافر ہے۔ اس کیلئے اللہ تعالیٰ کی وعید ہے اور امت کے نزدیک اس کا حکم
ں ہے۔ جو اس کے کفر اور عذاب میں شک کرے کافر ہے۔

الشفاء ص ۱۹۰ جلد ۲

ر ۷ جو مسلمان رسول اللہ ﷺ کی توہین کرے، تکذیب کرے، عیب لگائے یا
پ کی شان اقدس میں کسی طرح سے تنقیص کا مرتکب ہو تو اس نے اللہ کیساتھ کفر
اور اس کی بیوی اس وجہ سے اس کے نکاح سے خارج ہو گئی۔
(کتاب الخراج للقاضی امام ابو یوسف ص ۱۸۶)

/۸ نام نہاد مسلمان گستاخ رسول کے کفر اور قتل پر آئمہ اربعہ (امام اعظم
حنیفہ امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم) کا اتفاق ہے
(الصارم المسلول ابن تیمیہ حنبلی ص ۵)

/۹ قال محمد سهل سمعت على بن المدينى يقول دخلت
لى امير المومنين فقال لى اتعرف حديثا مسنداً فيمن سبَّ
نبى ﷺ فيقتل قلت نعم فذكرت له حديث، عبدالرزاق عن
عمر عن سماك بن الفضل بن عروة ابن محمد عن رجل من
قين قال كان رجل شتم النبى ﷺ فقال النبى ﷺ من يكفنى
دوالى" فقال خالد بن الوليد انا فبعثه اليه فقتله فقال امير
مومنين ليس هذا مسنداً هو عن رجل فقلت يا امير المومنين
ذا يعرف هذا الرجل و قد بايع النبى ﷺ وهو معروف وامر لى
لف دينار ص ۵۶۹ جلد۲ فتاوى السبكى مؤلفه الامام ابى
حسن تقى الدين على بن عبدالكافى السبكى. المتوفى ۷۵۶ھ

مطبعی دارالمعرفه بیروت لبنان اماسب النبی ﷺ فالاجماع منعقد علی انه کفر والاستهزاء به کفر قال اللّٰه تعالٰی (ابا للّٰه وایاته و رسوله کنتم تستهزؤن لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم) بل لولم تسهزؤا قال ابوعبید القاسم بن سلام فیمن حفظ شطر بیت مما هجا به النبی ﷺ فهو کفر و قد ذکر بعض من الف فی الاجماع اجماع المسلمین علی تحریم ما هجی به النبی ﷺ و کتابته و قرأته و ترکه متی وجد دون محوه. (فتاوی السبکی ص ۵۷۳ جلد۲) مطبعه دارالمعرفه بیروت لبنان

ترجمہ:۔ محمد بن سہل فرماتے ہیں میں نے علی بن مدینی سے سناوہ فرمارہے تھے میں امیر المومنین کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے کہا کہ آپ کوئی ایسی مسند حدیث جانتے ہیں کہ جس میں کسی شخص نے نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کی ہو اس بنا پر اسے قتل کر دیا گیا ہو؟ تو میں نے ایک حدیث بیان کی کہ ایک آدمی نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو گالی دی تھی تو سرکار نبی کریم ﷺ نے (اپنے اصحاب سے) ارشاد فرمایا اس دشمن سے میری کون کفایت کرتا ہے حضرت خالد بن ولید نے عرض کیا میں تو حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ان کو بھیجا وہ اسے قتل کر آئے امیر المومنین نے مجھے (اس حدیث کے سنانے پر) ایک ہزار 1000 دینار دینے کا حکم دیا۔

لیکن حضور نبی کریم ﷺ کو (معاذ اللہ) گالی دینا تو علماء کا اس پر اجماع ہے کہ یہ کفر ہے نیز آپ کا استہزا کفر ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسولوں سے ہنستے ہو۔ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔ بلکہ اگر نہ بھی وہ استہزا کریں ویسے ہی ایسی گفتگو کریں تب بھی کافر ہو گئے ابو عبید قاسم بن مسلم نے کہا جس شخص نے شعر کا ایک مصرع یاد کیا جس میں پیارے مصطفیٰ ﷺ کے بے ادبی اور ہجو ہے۔ یہ بھی کفر ہے۔ بعض وہ لوگ جنہوں نے اس مسئلہ (شاتم رسول کا حکم) پر کتب تحریر کی ہیں انہوں نے مسلمانوں کا اجماع ذکر کیا ہے۔ کہ حضور انور ﷺ کی ہجو کرنا اور اس کو لکھنا اور پڑھنا سب حرام ہے بلکہ اس لکھے ہوئے کو جب قدرت پائے فوراً مٹادے۔

گستاخ رسول کے متعلق علماء دیوبند کی عبارات

مولوی حسین احمد مدنی اپنی کتاب شہاب ثاقب کے ص ۶۱ پر لکھتے ہیں "ہم خود پہلے لطائف رشیدیہ ص ۲۲ میں سے عبارت نقل کر چکے ہیں کہ حضرت مولانا گنگوھی قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ جو الفاظ موہم تحقیر حضور سرور کائنات علیہ السلام ہوں اگرچہ کہنے والے نے نیت حقارت نہ کی ہو مگر ان سے بھی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ اس بحث کو بوضاحت تامہ حضرت مولانا نے مع دلائل کے ذکر فرمایا ہے۔"

سوال: شاعر جو اپنے اشعار میں آنحضرت ﷺ کو صنم یابت یا آشوب ترک فتنہ عرب باندھتے ہیں اس کا کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔

جواب: یہ الفاظ قبیحہ بولنے والا اگرچہ معنی حقیقیہ بمعانی ظاہرہ خود مراد نہیں رکھتا بلکہ معنی مجازی مقصود لیتا ہے مگر تاہم ایہام گستاخی واہانت واذیت ذات پاک حق تعالیٰ شانہ اور جناب رسول اللہ ﷺ سے خالی نہیں۔ یہی سبب ہے کہ حق تعالیٰ نے لفظ راعنا بولنے سے صحابہ کو منع فرمایا انظرنا کا لفظ عرض کرنا ارشاد کیا حالانکہ مقصود صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین ہرگز وہ معنی کہ جو یہود مراد لیتے تھے نہ تھی مگر ذریعہ شوخی یہود کا اور موہم اذیت و گستاخی جناب رسالت کا تھا لہذا حکم ہوا لا تقولوا راعنا و قولوا انظرنا الخ اور علیٰ ہذا حضرات صحابہ کا پکار کر بولنا مجلس شریف آنحضرت ﷺ میں ہرگز بوجہ اذیت و گستاخی معاذ اللہ نہ تھا بلکہ حسب عادت و طبع تھا۔ مگر چونکہ اذیت و بے اعتنائی شان والا کا اس میں ایہام تھا یہ حکم ہوا۔ اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانیوالے نبی کی آواز سے اور ان کی حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال ضائع نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔ کیا صاف حکم ہے کہ اگرچہ تمہارا قصد گستاخی نہیں مگر اس فعل سے تمہارے حبط اعمال ہو جاویں گے اور تم کو خبر بھی نہ ہو گی اور ایسا ہی حدیث میں تکنی بکنیۃ ابی القاسم آپ کی حیات شریف میں منع ہو گئی تھی بوجہ اذیت ذات سرور عالم کے کوئی کسی

کو اگر پکارے گا تو آپ یہ سمجھ کر کہ مجھ کو ارادہ کرتا ہے التفات فرمائیں گے حالانکہ
نادی ہر گز اذیت رسول اللہ ﷺ نہیں کرتا تھا اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے کہ اشعث
بن قیس کندی جب آئے تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ ہم میں نہیں
ہیں اور یہ عرض والغیب عند اللہ تعالیٰ بایں وجہ تھی کہ سب عرب از قریش تا کندہ بنو
اسمعیل ہیں تو آپ نے فرمایا کہ ہماری ماؤں کو تہمت زنا مت لگاؤ اور ہمارے نسب کی نفی
ہمارے باپوں سے مت کرو ہم اولاد نضر ہیں دیکھو اس لفظ میں فقط ایہام بعید کو کس قدر
آپ نے نفی کر کے نہی فرمایا اور کلام کا ادب تلقین کیا۔ علیٰ ہذا خبثت نفسی کو منع فرمایا۔
اور لقست نفسی کی اجازت دی کہ وہ بظاہر سخت لفظ ہے گو معنی ایک ہیں الحاصل ان الفاظ
میں گستاخی اور اذیت ظاہرہ ہے پس ان الفاظ کا بجنا کفر ہو گا۔

(ترجمہ) بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور
آخرت میں اور اللہ نے ان کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ احزاب آیت ۵۷

لیکن اگر کوئی شخص بلا قصد وارادہ ایسے الفاظ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی شان
میں استعمال کرتا ہے جس سے اس کا ارادہ نہ تو تنقیص کا تھا اور نہ عیب جوئی کا بلکہ ان
الفاظ سے معاذ اللہ لعنت سب وشتم نسبت کذب یا کوئی ایسا مفہوم متصور ہوتا ہو جس کی
نسبت سرکار دو عالم علیہ السلام کی ذات اقدس کے ساتھ مناسب نہیں یا اس نے ایسی
خصوصیت کی نفی کی جو خاصہ نبوت میں شامل ہے مثلاً اس قائل نے کسی گناہ کبیرہ کی
نسبت حضور کی ذات سے کی یا شان نبوت حضور علیہ السلام کے نسب علم نبوی یا تبلیغ
اسلام میں مداہنت یا حضور علیہ السلام کے کلام کی تکذیب اور احادیث متواترہ میں شبہ
کیا یا شبہ پیدا کرنے کی کوشش کی یا اس شخص نے ایسا کلمہ استعمال کیا جو بظاہر میرے
مفہوم میں استعمال ہوتا ہو لیکن اس نے اس کلمہ کو مذمت ومنقصت کے طور پر استعمال
نہ کیا ہو خواہ یہ جہالت کے سبب سے ہو یا حالت سکر میں بے قابو ہو کر اس جرم کا
ارتکاب کیا ہو قلت حفظ یا زباں کی لغزش کیوجہ سے یہ کلمہ زبان سے ادا ہو گیا ہو۔ ان
تمام حالات میں ایسے شخص کیلئے بھی وہی حکم ہے جیسا کہ اس سے پہلے شخص کیلئے کیونکہ
زبان کی لغزش۔ جہالت یا مذکورہ امور میں سے کسی دوسری وجہ سے انسان کو کفر میں

معذور نہیں سمجھا جا سکتا اور نہ عقل سلیم رکھنے والے کا کوئی عذر اس سلسلہ میں مسموع ہو گا۔ کتاب الشفاء ص ۴۰۰ جلد ۲ اردو فتاویٰ رشیدیہ ص ۷۱۔ ۲۷

بلکہ شفاء میں تو یہ ہے ایک معزز شخص نے مدینہ طیبہ کی زمین کو امام مالک رضی اللہ عنہ کے سامنے ردی اور بیکار کہا امام مالک رضی اللہ عنہ نے اس کو تیس درّے مارنے کا حکم دے دیا اور فرمایا یہ شخص تو قابل گردن زدنی ہے کیونکہ اس مقدس سرزمین جہاں سرور کائنات آرام فرما ہیں اس کو ردی اور بیکار کہتا ہے اور اس کو پاک و طیب اور منفعت بخش نہیں سمجھتا۔

(شفا مع شرح شفا ملا علی قاری و علامہ خفاجی ص ۵۳۴ جلد ۳ دار الفکر بیروت)

ماآخذ و مراجع

کتاب الٰہی

(۱) قرآن مجید

احادیث مبارکہ

(۲) صحیح بخاری شریف — محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ

(۳) صحیح مسلم شریف — مسلم بن حجاج قشیری متوفی۔ ۲۶۱ھ

(۴) ابو داؤد — سلیمان بن اشعث متوفی۔ ۲۷۵ھ

(۵) المستدرک — محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری متوفی۔ ۴۰۵ھ

(۶) کنز العمال — علی متقی بن حسام الدین متوفی۔ ۹۷۵ھ

(۷) شرح السنۃ — امام حسین بن مسعود بغوی متوفی ۵۱۶ھ

کتب شروح حدیث

(۸) فیض القدیر — علامہ عبد الرؤف مناوی متوفی۔ ۱۰۰۳ھ

(۹) مرقات شرح مشکوٰۃ — علی بن سلطان محمد قاری متوفی۔ ۱۰۱۴ھ

(۱۰) بذل المجہود شرح ابو داؤد — خلیل احمد سہارنپوری متوفی۔ ۱۳۴۶ھ

(۱۱) مرأت شرح مشکوٰۃ — مفتی احمد یار خانؒ

کتب تفاسیر

(۱۲) کنز الایمان — اعلیٰحضرت امام اہلسنت احمد رضا خان بریلوی متوفی۔ ۱۳۴۰ھ

(۱۳) الجامع لاحکام القرآن — محمد بن احمد مالکی قرطبی متوفی۔ ۶۶۸ھ

(۱۴) تفسیر روح البیان — علامہ محمد اسماعیل حقی حنفی متوفی ۱۱۳۷ھ

(۱۵) تفسیر روح المعانی — سید محمود آلوسی بغدادی متوفی۔ ۱۲۷۰ھ

(۱۶) تفسیر مظہری — قاضی ثناء اللہ پانی پتی متوفی۔ ۱۲۲۵ھ

(۱۷) تفسیر صاوی — احمد بن محمد صاوی مالکی متوفی۔ ۱۲۴۱ھ

(۱۸) تفسیر حسینی فارسی — سید حسین الواعظ کاشفی

(۱۹) تفسیر عثمانی — شبیر احمد عثمانی متوفی۔ ۱۳۶۹ھ

(۲۰) تفسیر تدبر قرآن — امین احسن اصلاحی

(۲۱) تفسیر تفہیم القرآن — مودودی متوفی ۱۳۹۹

(۲۲) تفسیر معارف القرآن — مفتی شفیع دیوبندی متوفی۔ ۱۳۹۶ھ

(۲۳) تفسیر جامع البیان — ابو جعفر محمد بن جریری طبری متوفی ۳۱۰ھ

(۲۴) تفسیر در منشور — علامہ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ

(۲۵) تفسیر کبیر — فخر الدین محمد بن ضیاء الدین متوفی ۶۰۶ھ

(۲۶) تفسیر خزائن العرفان — صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی متوفی۔ ۱۳۶۷ھ

(۲۷) تفسیر نور العرفان — مفتی احمد یار خان نعیمی متوفی ۱۳۹۱ھ

(۲۸) تفسیر ماجدی — عبد الماجد دریا آبادی

(۲۹) تفسیر ابن کثیر — عماد الدین ابن کثیر متوفی ۷۷۴ھ

(۳۰) تفسیر زاد المسیر — عبد الرحمان بن علی محمد جوزی متوفی ۵۹۷ھ

(۳۱) تفسیر ضیاء القرآن — جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری

(۳۲) تفسیر بیضاوی — قاضی عبد اللہ بن عمر متوفی ۶۸۵ھ

کتب سیرت

(۳۳) شفاء شریف — قاضی عیاض بن موسیٰ متوفی۔ ۵۴۴ھ

(۳۴) سیرت حلبیہ — علامہ علی بن برھان الدین حلبی متوفی ۱۰۴۴ھ

(۳۵) مدارج النبوۃ — شیخ عبد الحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ

(۳۶) حیات صحابہ — مولانا محمد یوسف کاندھلوی۔

کتب فقہ

(۳۷) کتاب الخراج۔ — قاضی امام ابو یوسف متوفی۔ ۱۸۲ھ

(۳۸) الاشباہ والنظائر
(۳۹) فتاویٰ سبکی

(۴۰) ردالمختار
(۴۱) در مختار
(۴۲) فتاویٰ رضویہ
(۴۳) نیل الاوطار
(۴۴) مجموعہ رسائل ابن عابدین
(۴۵) فتاویٰ رشیدیہ
(۴۶) شہاب ثاقب
(۴۷) خلاصہ الفتاوی
(۴۸) فتح بریلی کا دلکش نظارہ
(۴۹) عرف الجادی
(۵۰) الصارم المسلول

لغت

(۵۱) تاج العروس

زین الدین بن ابراھیم ابن نجیم متوفی۔ ۹۷۰ھ

امام ابوالحسن تقی الدین علی بن عبدالکافی

سبکی متوفی ۷۵۶ھ

محمد امین ابن عابدین شامی۔ ۱۲۵۲ھ

محمد بن علی حصکفی متوفی۔ ۱۰۸۸ھ

امام احمد رضا متوفی۔ ۱۳۴۰ھ

شیخ محمد بن علی شوکانی ۱۲۵۰ھ

شامی ۱۲۵۲ھ

رشید احمد گنگوھی

حسین احمد مدنی

شیخ طاہر بن عبدالرشید

مولانا رفاقت حسین فاروقی

ابوالخیر میر نورالحسن خاں

تقی الدین ابن تیمیہ حرانی متوفی ۷۲۸ھ

سیّد مرتضےٰ حسینی زبیدی حنفی متوفی ۱۲۰۵ھ

(۳۸) الاشباہ والنظائر	زین الدین بن ابراھیم ابن نجیم متوفی۔ ۹۷۰ھ
(۳۹) فتاویٰ سبکی	امام ابوالحسن تقی الدین علی بن عبدالکافی سبکی متوفی ۷۵۶ھ
(۴۰) ردالمختار	محمد امین ابن عابدین شامی۔ ۱۲۵۲ھ
(۴۱) درمختار	محمد بن علی حصکفی متوفی۔۱۰۸۸ھ
(۴۲) فتاویٰ رضویہ	امام احمد رضا متوفی۔۱۳۴۰ھ
(۴۳) نیل الاوطار	شیخ محمد بن علی شوکانی ۱۲۵۰ھ
(۴۴) مجموعہ رسائل ابن عابدین	شامی ۱۲۵۲ھ
(۴۵) فتاویٰ رشیدیہ	رشید احمد گنگوھی
(۴۶) شہاب ثاقب	حسین احمد مدنی
(۴۷) خلاصہ الفتاوی	شیخ طاہر بن عبدالرشید
(۴۸) فتح بریلی کا دلکش نظارہ	مولانا رفاقت حسین فاروقی
(۴۹) عرف الجادی	ابوالخیر میر نورالحسن خاں
(۵۰) الصارم المسلول	تقی الدین ابن تیمیہ حرانی متوفی ۷۲۸ھ

لغت

(۵۱) تاج العروس	سیّد مرتضےٰ حسینی زبیدی حنفی متوفی ۱۲۰۵ھ